دیار غرب جانے والے مسلمان جوڑے کو

حسن البناؒ کی نصیحت

ترجمہ: **محمد ظہیرالدین بھٹی**

۱۹۳۵ء میں ایک اخوانی طالب علم اپنی رفیقہ حیات کے ہمراہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یورپ گئے۔ امام حسن البناؒ نے اس طالب علم کے نام ایک خط میں جو نصیحت کی، وہ آج بھی دیارِ غیر میں رہنے والوں اور وہاں جانے والوں کے لیے راہ نما ہے (ادارہ)۔

اللہ تعالیٰ تمھارا حامی و ناصر ہو!

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمدؐ پر جنھیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ آپؐ کے آل و اصحاب پر اور ہر اس شخص پر سلامتی ہو جس نے آپؐ کی شریعت کا اتباع کیا۔

عزیزم! تم پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں۔ جس دن تم سفر کا آغاز کرو اپنی نیت کو صالح بناؤ، اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھو اور جس دن تم واپس آؤ نیک اور اچھے انجام کے ساتھ آؤ۔ تمھاری وطن واپسی اسلام کی خدمت کے لیے ہو۔

کچھ ہی دنوں کے بعد تمھارا واسطہ ناآشنا اور اجنبی لوگوں سے پڑے گا۔ وہ تمھیں اسلام کے نمایندے کے طور پر دیکھیں گے اور تمھاری سیرت اور کردار کا جائزہ لیں گے۔ لہٰذا اس کی پوری کوشش کرنا کہ تم ایک مثالی مسلمان کا نمونہ پیش کر سکو۔ ایسی مثال بن کر دکھاؤ کہ وہ سمجھ جائیں کہ مسلمان کتنا بااخلاق اور کتنا شریف النفس ہوتا ہے۔

تمھارے ساتھ ایک قیمتی امانت ہے، اور وہ ہے تمھاری خلیق بیوی۔ لہٰذا امانت کی ہمیشہ قدر کرنا۔ اس کے وفادار ساتھی بن کر رہنا۔ اس کی راحت و سعادت کا سبب بننا اور خوش گوار زندگی کے لیے کوشاں

رہنا۔ اس کے حقوق کی ادایگی میں کوتاہی نہ کرنا۔ اپنی رفیقہ حیات کے بارے میں اپنی ذمہ داریاں ہمیشہ ادا کرتے رہنا۔

میرے ان جذبات کا باعث وہ محبت اور اخلاص ہے جو تم دونوں کے لیے میرے دل میں موجزن ہے۔ جیسے ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کی خیر خواہی کا طالب ہوتا ہے، میں بھی ایسے ہی تم دونوں کے لیے نیک تمنائیں رکھتا ہوں اور خوش گوار زندگی کا متمنی ہوں۔

برادر عزیز! ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں ہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمھارے ہر معاملے کا احاطہ کرنے والا ہے۔ وہ نگاہوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جاننے والا ہے۔ کوشش کرنا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ہر وقت اور ہر گھڑی ایسی حالت میں پائے جو اس کو پسند ہو، جس سے وہ راضی ہو۔ حق تبارک و تعالیٰ کے خوف سے کبھی بھی غافل نہ رہنا ورنہ شیطان تمھارے نفس پر غالب آجائے گا اور تمھارا نفس وساوس کی آماجگاہ بن جائے گا۔

یاد رکھنا کہ یاد الٰہی اور خوف خدا سے معمور دل کے قریب شیطان کبھی نہیں پھٹک سکتا۔ اگر دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی ہو تو شیاطین اس میں ڈیرے ڈال لیتے ہیں۔ وہ شہوات اور خواہشات نفس کا مسکن بن جاتا ہے۔ اس لیے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے حصار میں دے دو۔ بیدار رہ کر اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا اور کبھی غفلت کا شکار نہ ہو جانا۔

اللہ تعالیٰ نے تم پر جو فرائض عاید کیے ہیں، انھیں اچھی طرح ادا کرتے رہنا، یہ سوچ کر کہ بعد میں قضا کر لوں گا، یا یہ بہانہ بنا کر کہ میں اب کاموں میں مصروف ہوں، فرائض کی ادایگی میں ہرگز کوتاہی نہ کرنا۔ یہ سب نفس کے فریب اور خواہش کے چکر ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے: وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ (ص ۳۸:۲۶) ”اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی“۔

عزیزم! یاد رکھنا کہ فرائض کی ادایگی سے بڑھ کر خدا کا قرب پانے کا کوئی اور ذریعہ نہیں جیسا کہ بخاری کی حدیث میں آیا ہے۔ لہٰذا فرائض کی ادایگی اور واجبات پورا کرنے میں کبھی تساہل سے کام نہ لینا۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے رہنا اور روزے رکھنا سوائے اس کے کہ تم اپنے آپ کو مکمل طور پر بے بس پاؤ۔ ایسی صورت میں تمھارے لیے اس ارشاد الٰہی کی رو سے رعایت ہو گی: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ (البقرہ ۲:۱۸۴) ”اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے“۔ مگر کبھی اس رعایت کو اپنے لیے کوتاہی کا عذر نہ بنا لینا۔ یاد رکھو کہ اگر تم دیارِ مغرب میں رہ کر مشقت کے ساتھ روزہ رکھتے ہو تو اس پر اللہ کی طرف سے تمھارے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔ اسی سے تمھارا تزکیہ ہو گا اور رب کی خوشنودی ملے گی۔ کبھی بھی روزہ

نہ چھوڑنا، سوائے اس صورت کے کہ تم بالکل روزہ نہ رکھ سکو۔ میں تمھیں فرائض کی بجاآوری کی ہی تلقین کرتا ہوں، اس پر کسی اور بات کا اضافہ نہیں چاہتا۔ یاد رکھو! یہی تمھارا اصل سرمایہ ہے اور اس شخص کا کیا حال ہوگا جو نفع پانے والوں کے درمیان اپنا اصل سرمایہ بھی ضائع کر دے!

جتنا ہو سکے نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کرو اور نماز کی سنتیں ادا کرتے رہو اور کثرت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو۔ سفر اور وطن سے دوری کے عالم میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، اس لیے عاجزی اور زاری کے ساتھ دعا مانگو اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "تمھاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہے"۔

جہاں تک تمھارے بس میں ہو بھلائی اور نیکی کا کوئی موقع ضائع نہ جانے دو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اجر میں اضافے کا سبب ہے۔ یادِالٰہی سے غافل ان لوگوں میں رہ کر، تمھارا اپنے رب کو یاد رکھنا نورٌ علیٰ نور ہے۔ پس اس وقت کو غنیمت جانو۔ یہ اخروی منافع کمانے کا ایک زریں موقع ہے، ہر اس شخص کے لیے جو فرصت کو غنیمت سمجھتا ہے، اور مواقع سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

فہم اور تدبر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرتے رہو۔ یہ دلوں کی شفا، قلوب کی بہار، اور دکھوں کا مداوا ہے۔ تم تلاوت قرآن پاک کو ایک ایسا وظیفہ بناؤ کہ اسی سے تمھارے دن کا آغاز ہو اور اسی پر اختتام۔ کیا بہترین آغاز ہوگا اور کتنا حسین اختتام!

عنقریب تم دنیا کی رنگینیاں اور دل فریبیاں دیکھو گے جو نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہیں، دلوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں، عقل پر پردے ڈال دیتی ہیں، اور نفس کی کمزوری پر غالب آجاتی ہیں۔ دیکھنا کہیں زندگی کی یہ چکاچوند تمھیں شرافت اور اخلاق عالیہ سے ہٹا نہ دے، اور آخرت سے غافل نہ کر دے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ (طٰہٰ ۲۰:۱۳۱-۱۳۲) اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انھیں آزمایش میں ڈالنے کے لیے دی ہے، اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پایندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمھیں دے رہے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے۔

عزیز محترم! یاد رکھنا کہ یہ سب مال و اسباب، اللہ کے یہاں مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا،

اور نہ ہی اس مال و متاع کا کسی کے پاس ہونا کسی شرف و فضیلت کی بات ہے۔ یہ تو شہوات کی سواریاں اور فتنوں کے گڑھے ہیں۔ ذرا بچ کے رہنا' کہیں شیطان تمھیں ہلکا' ہیچ اور معمولی سمجھ لے اور تم گناہ و فتنہ کے گڑھے میں جا گرو۔ اس ارشاد الٰہی کو ہمیشہ یاد رکھنا:

> زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (اٰل عمرٰن ۳:۱۴) لوگوں کے لیے مرغوبات نفس--- عورتیں' اولاد' سونے چاندی کے ڈھیر' چیدہ گھوڑے' مویشی اور زرعی زمینیں--- بڑی خوش آیند بنا دی گئی ہیں' مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔

اللہ کی کتاب تو صبح و شام ان حقائق کو آشکارا کرتی ہے۔ اس لیے تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو حیات دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ محض چھلکا ہے' مغز نہیں۔ جدید تہذیب کی لذتوں کا انجام وہ آلام ہیں جو ان کی حلاوت سے جنم لیتے ہیں اور ان کی شیرینی تلخی میں بدل جاتی ہے۔ لہٰذا تم ان کی دنیا کے مظاہر سے اجتناب کرنا۔ دیکھنا کہیں یہ دنیوی مظاہر تمھیں بہکا نہ دیں' گم راہ نہ کر دیں۔ اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو پھر ان سے بچ کے رہنا۔

جن لوگوں سے تمھارا واسطہ پڑنے والا ہے وہ بہت سے ایسے کاموں کو اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے حرام قرار دیا ہے۔ وہ ان چیزوں کے استعمال و ارتکاب سے باز نہیں آتے مگر تم ان امور سے بچتے رہنا اور اپنا دامن آلودہ نہ ہونے دینا۔ اگر تم ان باتوں میں ان کی رفاقت کا دم بھرو گے تو پھر تم اللہ کی پکڑ سے بچ نہ سکو گے اور نہ ہی قیامت کے روز تمھارے پاس کوئی جواز ہوگا۔

میرے عزیز! جن لوگوں سے تمھارا واسطہ پڑنے والا ہے وہ بہت سارے حرام کاموں کو جائز سمجھتے ہیں اس لیے ان امور سے بچتے رہنا اور اپنے دامن کو آلودہ ہونے سے بچانا۔ ان کی لڑکیوں سے راہ و رسم پیدا کرنے سے بچنا' تمھارے اور ان کے درمیان دوستی یا قرابت کا تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اگر دوسروں کے لیے ایک جرم ہے تو تمھارے لیے دہرا جرم ہے۔ اس کی وجہ تم خود سمجھتے ہو۔ مجھے تمھاری پاک دامنی' شرافت نفس اور دیانت و امانت پر پورا اعتماد ہے' تاہم میں نے تمھیں ان چیزوں سے خبردار کر دیا ہے تاکہ تمھارا قدم پھسلنے نہ پائے۔

شراب کے قریب نہ پھٹکنا اور نہ ہی موسم کا بہانہ بنا کر اسے جائز سمجھ لینا۔ اللہ تعالیٰ نے جب شراب کو حرام قرار دیا تھا تو وہ سب موسموں کو جانتا تھا مگر اس نے کسی علاقے یا قوم کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا بلکہ اس نے شراب کو بلاشک و شبہ اور بلا استثنا حرام قرار دیا ہے۔ خبردار! اپنے پیٹ میں شراب نہ جانے دینا' ورنہ

اس پاک جسم میں یہ سیاہ حصہ ہوگا۔ پہلے ہی جام کے آگے سخت عزیمت کے بند باندھنا۔ اگر شراب کے پہلے جام نے تمھاری عقل کو ڈھانپ لیا تو پھر دوسرا جام اور تیسرا جام انڈیلنا مشکل نہ ہوگا۔ مگر تم ایک ایسے گڑھے میں گر جاؤ گے جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ تم اپنے خلاف اور دوسروں کے خلاف ایسے گناہ کا ارتکاب کرو گے کہ اگر توبہ بھی کر لو گے تو پھر بھی پہلے سی پاک دامنی اور پاکیزہ نفسی کہاں سے آئے گی!

مسیحی لوگ سؤر اور مردار کھاتے ہیں۔ ان میں سے کسی چیز کو بالکل نہ کھانا۔ اللہ نے تمھیں پاکیزہ کھانے عطا کر کے ان سے بے نیاز کر دیا ہے۔ لہٰذا حرام کو چکھنا بھی مت۔ اس لیے لقمہ حرام تمھارے بدن میں نہیں جانا چاہیے۔ حرام سے بننے والا گوشت جہنم ہی کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرام کو اس کی خباثت کی بنا پر ہی حرام قرار دیا ہے۔ جیساکہ فرمان الٰہی ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف ۷:۱۵۷) ”ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے“۔

جوا‘ قہوہ خانے اور کلب اور تھیٹر وقت کے ضیاع کا سبب ہیں۔ تمھارا وقت بہت قیمتی ہے۔ محتاط رہنا کہ کہیں وقت بے فائدہ اور بلانیکی نہ گزر جائے۔ کسی کا قول ہے کہ ”وقت سونا ہے“ مگر مجھے یہ قول کچھ اچھا نہیں لگتا‘ اس لیے کہ وقت تو سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ وقت ہی زندگی ہے۔ اور تمھاری زندگی ان گھڑیوں کے سوا کیا ہے جن کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ وہ کب ختم ہو جائیں۔ لہٰذا اپنے اوقات کے بارے میں سخت فکر کرنا اور انھیں سعی و محنت میں لگانا‘ تفریح بھی کرنا مگر جائز تفریح۔ آسمان کی بلندیوں میں نفس انسانی کے لیے دل کش سامان ہے۔ زمین اپنے دامن میں جمال لیے ہوئے ہے۔ باغوں میں شگفتگی ہے۔ سمندر میں عظمت ہے‘ بلکہ خود انسان کے اپنے وجود میں کئی نشانیاں ہیں۔ ہوا میں بھی اس کے لیے غذا ہے۔ ان تمام اشیا سے اپنے لیے راحت و فرحت حاصل کرنا‘ لہو و غفلت مت کرنا کہ یہ بھلائیوں کے لیے حجاب اور برائیوں کے لیے بلاوا ہے۔

دیارِ مغرب کے رہنے والوں کے ساتھ بصیر ناقد اور باخبر منصف بن کر رہنا۔ ان کی خوبیوں سے متاثر ہو کر ان کی خامیوں کو بھلا نہ دینا۔ ان کی برائیوں سے نفرت کرتے ہوئے ان کی اچھائیوں کو فراموش نہ کر دینا بلکہ ان کی اچھائیوں‘ برائیوں‘ خوبیوں اور خامیوں سب کا ایک باریک بین محقق کی طرح جائزہ لینا‘ جہاں تک تم سے ہو سکے ان کے تمام امور و معاملات سے آگاہ ہونے کی کوشش کرنا۔ اس وسیع جائزے اور مطالعے کے بعد پھر چشم بصیرت سے تنقید کرنا‘ جو ان کی خوبی ہو‘ اس سے اپنے لوگوں کو باخبر کرنا اور اس خوبی کو اپنانا‘ اور جو ان کی برائی ہو‘ وہ انھی کے پاس رہنے دینا۔ اہل مغرب کی کسی برائی اور خامی کو ذرہ بھر وقعت نہ دینا۔ اپنے ہاتھ اس برائی سے آلودہ نہ کرنا اور اپنے دل و دماغ کو اس بدی سے خالی رکھنا۔

تمھیں وہاں ایسے لوگ ملیں گے جو تمھارے دین میں عیب نکالیں گے۔ تمھارے نبیؐ کی ذات اقدس پر

اعتراضات کریں گے، قرآن سے ناآشنا ہونے کی بنا پر عیب نکالیں گے، اور اپنی مجلسوں میں تمھاری قوم کے بارے میں تحقیرآمیز انداز سے گفتگو کریں گے۔ اس وقت تمھیں ان کی مجلس میں نہیں بیٹھنا چاہیے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف نہ ہو جائیں۔ اگر تم کو ان لوگوں سے بحث کرنا پڑے تو اچھے انداز سے اپنا موقف پیش کرنا اور اسلام کے محاسن ان کے سامنے واضح کر دینا۔ اسی طرح اپنے آپ کو ایسی بحث و تکرار سے بچانا جس سے نفرت و بغض اور فتنہ و فساد جنم لے۔ ارشاد الٰہی ہے: اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ (القصص ۲۸:۵۶) "اے نبیؐ، تم جسے چاہو اسے ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں"۔

عزیز من! یاد رکھنا کہ عملی دعوت، زبانی دعوت سے زیادہ باوقعت ہوتی ہے۔ اچھے اخلاق اور سیرت و کردار کی بلندی سے تم اپنے دین اور اپنی امت کا بہتر دفاع کر سکتے ہو اور اس کی طرف بلا سکتے ہو۔ کمال نفس اور عمدہ روش سب سے بڑھ کر مفید ہے۔ اگر تمھیں ان کی مجلس میں بات کرنے اور لیکچر دینے کا موقع ملے تو اس کو غنیمت جانو اور اس کے لیے تیار رہو۔ ایسے مواقع پر تمھاری تقریر و گفتگو سے کوئی فتنہ برپا ہو نہ کسی کے جذبات مجروح ہوں۔ اس قسم کی مجلسوں سے مرعوب نہ ہونا۔ یاد رکھنا کہ اللہ کی مدد، مخلصین کے شامل حال ہوا کرتی ہے۔ مکالمہ و خطاب میں مثبت رویہ اختیار کرنا۔ ان لوگوں کے عقائد پر رد و قدح نہ کرنا۔ ان کی خوبیاں ان کے سامنے پیش کرنے کے بعد اپنے عقائد سے انھیں مطلع کرنا۔ ان کی ترغیب و تشویق کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

باتیں تو اور بھی کہی جا سکتی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ تم سے یہ سرگوشی جاری رہے مگر سوچا کہ کہیں تم پر یہ طول بیانی گراں نہ گزرے۔ پھر کثرت کلام سے بہت سی باتیں بھول جاتی ہیں، لہٰذا اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اللہ تم دونوں کی حفاظت فرمائے۔ اللہ نگہبان! تم خیروعافیت سے واپس آؤ۔ میں تمھارے دین و ایمان، امانت اور اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں (خط کے عربی متن کے لیے دیکھیے: ہفت روزہ المجتمع شمارہ نمبر ۱۴۱۶، ۵-۱۱ ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۵۴۴-۵۵۵)۔

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)